

# تَحْمِيرِ حَيَاةٍ

بِيَنَدَرَهُ رُوزَهُ



فَانْظُرْ وَابْعَدْ نَارَكَهُ الْآثَارَ  
تَلْكَ اثَارَكَادُلُ عَلَيْكَ  
کے دیتی ہے گذرا ہے کوئی  
ابھی اس راہ سے نہیں نقش پا کی  
زہرے خلوص محبت کر حادثات جہاں  
مجھے توکیا، مرس نقش قدم شاہ کے

Regd. No. L 1981

FORTNIGHTLY

Phone : 22948

TAMEER-E-HAYAT

Darululoom Nadwatululama, Lucknow (India)

اویب کی ذمہ داری

سچے مادہ یوں کو فرواؤ رہا اور اجتماعی طور پر جو  
کی صفاتیں تھے جن اور پاسے زاری تکروں میں سے  
و گواری پر شرعاً مقصود ہے جو ایمان، اپنے ادب سکر زیادہ مل کر میں جو  
ایمن کو مرد اور ملن سے گزری دخانی کا  
عمل اندر کرنا چاہیے اور اپنے تعلیمی روایہ کو گھسنے  
جس کی تھیں الفرادیت اپنے معموریوں سے میں  
بنانے کے لئے جب ملن کے معاشر میں ماضی کی  
عکس رہا ایک نیا ایک میں تھا میں اپنے معاشرے  
کی خلاف دببھوادا میں کے اتفاقی کوشش کرنی  
اویب کا وہ ہے کہ وہ مختلف ذرتوں اور  
ماضی کی تھیں رہا اور اس کے درمیان محنت و یا کٹ  
کے مذہبات پر اپنے ایمان کی ایک تھیں کر کے اس ایسا  
دوشیز ہے جو اس کے دوں حصے میں بینا  
بلکہ ان کے تھوڑے تباہ میں اپنا خون جلا جرنے لپڑا  
جاتی ہے ان عظیم رہایات کو میری تباہ بنانے  
کے لئے اپنے انکار و خیال کو دوست کر دیا جائے  
رہگ و انس میں احتیاط کے باعث ہے جو اس کے  
علماء اقبال نے عام انسانوں، شاعر دل اور دیوبیں  
کو اس ادیت کا ثابت حاصل ہے کہ اس نے رنگ  
فلک کے ایجادات کی نئی کی ہے اور دیوبیہ میں  
پیدا ہونے والے انسانوں کو حضرت آدمؐ کی نسل تزال  
صدای زندگی سی سیرت فولاد پیار  
دیا ہے، اویوب کو اس پر مل پڑا ہوا ہے اسے  
محدث زندگی سی سیرت فولاد پیار  
دیا ہے۔ خواہ و انسان کی بھی خلائق میں پر ملے ہو جا  
شہزادی محبت میں حیر و دیوان پڑا ہو جا  
گزر جان کیسی تندرو کوہ دیباں سے  
گھنٹن را وہیں تے تو جسے نغمہ خان ہے  
ہر اوب کو ان نظریات کا علم بردار ہونا  
چاہیے جن میں مادر ملن کی روت شامل ہو جو پی  
وطن کی تندروں کی شدوفا کرتے ہوئے ع  
محبت رکھے۔ اپنے ملن اور ملن کی روت اس  
کی غفت کو تاباں بنانے کے لئے اپنے اکاڑا  
گھرنا چاہیے ہم نہیں کھانا کہاں تیر کر کرنا  
کردار کو فتنہ کر دے نہ مرن اپنے ملن اور  
مل کے اس کی پاسانی کر سے بلکہ عالمگیر من  
ہمیں بھی سمجھیں ہو۔ بن الا تو ای انسان حقیقہ  
نعرف ایمان رکھنے بلکہ ان کے تھوڑے میں کوشش  
زندگی روزہ روزہ کی رکھنے کے لئے میں کوشش کیں  
کیا جائے جو اسے بعین اور جو اس کے ملے ہے ملے  
کے ادب کو حیات مجاہد اس کے لئے کوئی  
غیرت اور مسندات میں بھی کوئی اور دو فتحیں  
نہیں زندگی روزہ روزہ سے شائع ہو گواہ

میں اپنے نویوں اور مختلف کوئی سی سیرت میں بینی  
بہتر ہے۔ اسے گام سے گامی صورتی میں اپنے  
پسند کر دیں۔ تیکی ادب، تیکی ایسا سماں  
جسے کہنی مٹکے ایوب پیدا ہو گئے ہیں۔ ہر کہنے کا  
زندگی کی تھیں کر دے۔ تیکی ادب اور ملے ہو جانے  
ریگ و انس میں احتیاط کے باعث ہے جو اس نے رنگ  
کو اس ادیت کا ثابت حاصل ہے کہ اس نے رنگ  
فلک کے ایجادات کی نئی کی ہے اور دیوبیہ میں  
پیدا ہونے والے انسانوں کو حضرت آدمؐ کی نسل تزال  
صدای زندگی سی سیرت فولاد پیار  
دیا ہے۔ خواہ و انسان کی بھی خلائق میں پر ملے ہو جا  
شہزادی محبت میں حیر و دیوان پڑا ہو جا  
گزر جان کیسی تندرو کوہ دیباں سے  
گھنٹن را وہیں تے تو جسے نغمہ خان ہے  
ہر اوب کو ان نظریات کا علم بردار ہونا  
چاہیے جن میں مادر ملن کی روت شامل ہو جو پی  
وطن کی تندروں کی شدوفا کرتے ہوئے ع  
محبت رکھے۔ اپنے ملن اور ملن کی روت اس  
کی غفت کو تاباں بنانے کے لئے اپنے اکاڑا  
گھرنا چاہیے ہم نہیں کھانا کہاں تیر کر کرنا  
کردار کو فتنہ کر دے نہ مرن اپنے ملن اور  
مل کے اس کی پاسانی کر سے بلکہ عالمگیر من  
ہمیں بھی سمجھیں ہو۔ بن الا تو ای انسان حقیقہ  
نعرف ایمان رکھنے بلکہ ان کے تھوڑے میں کوشش  
زندگی روزہ روزہ کی رکھنے کے لئے میں کوشش کیں  
کیا جائے جو اسے بعین اور جو اس کے ملے ہے ملے

کے ادب کو حیات مجاہد اس کے لئے کوئی  
غیرت اور مسندات میں بھی کوئی اور دو فتحیں  
نہیں زندگی روزہ روزہ سے شائع ہو گواہ

آپ کا ادب خاتمی زندگی کا ترجیح ہو گیا  
کے مذہبات کی غائبی کو دیکھنے کا سیاست  
پر بھت ای تھی ہو امن، سکون مل جائیتی کا بیضا  
ہوں اپ کا ادب فاتح اور دماغی مکون اسی تھا  
کے سیاست کا ماحصلہ ہو گی ہو یہیں اپنے نظریہ  
کی تکمیل کرتے دلت اپ کی تھیں اس فن کا موص  
شاس نہ ہے۔ آپ زندگی کی تقدیروں کو بیزاریں  
بیٹھنے کے لئے ہو۔ آپ اخلاقی مذہب کا بیضا  
ادب کا ادب فتنے کے کاروبار میں گزری  
ہمیں الاقوامی انسانی برادری کے لئے کوئی تھیں  
کے رشتہ ہر اوب کا وہیں ہے کہ وہ اس کی دوست  
ہو اور وہ اکثر دشمن انسان دوست ہیں جو تھا۔  
وہ زندگی کو رکھنی یا باس کے ہمارے اسی تھیں  
ہر کتابے بکاری اس ادب سے جو زندگی کو اعلیٰ تر کر  
لیں وہ افسوسی اور انسانی غلام و مہمود افغانی پیش نہ  
کی جائے جو اسے بعین اور جو اس کے ملے ہے ملے  
کے ادب کو حیات مجاہد اس کے لئے کوئی  
غیرت اور مسندات میں بھی کوئی اور دو فتحیں  
نہیں زندگی روزہ روزہ سے شائع ہو گواہ

الباحث	الراشد
رئيس التحرير	رئيس التحرير
نائب الرئيس	مختار الحسيني
رئيس التحرير	مدير التحرير
اشتراكيات	اشتراكيات
الأخلاقيات الأخرى	الأخلاقيات الأخرى
دعا والصلوة والبراءة	دعا والصلوة والبراءة
المساوات	المساوات
AL RAID	AL RAID

جیلی زبان کی علمی، ادبی اور صحفی دنیا میں ۔۔۔  
۱۰۔ ندوۃ العلما مسے شائع ہو گواہ  
مہنماں مالا، "البعثۃ الاسلامی" ،  
پنڈ روزہ روزہ، "الراشد"

جیلی زبان میں ترقی بخوبی کیا ہے اور ایک دوسرے وحافیت میں اسلامی انکار اور تحریر  
البیانات کے شومنا اور فرمائی گئی ہے "البعثۃ الاسلامی" اور پسندیدہ ندوہ "الراشد"  
کا پاسندیدہ مطابق ہے۔ پسندیدہ ندوہ "الراشد" پسندیدہ ندوہ "البعثۃ الاسلامی" ہے۔









خریدا گیا ہے۔ پوچھا کتنے میں خریدا؟ بد دنے کہا چار سو درہم میں۔ آپ نے فرمایا مگر اس کی قیمت تو دو سو درہم ہے۔ آؤ اور یہ حلہ واپس کر دو۔ بد دنے جواب دیا لیکن بھارے علاقوں میں تو اس کی قیمت پانچ سو درہم ہے اور میں چار سو میں خرید کر راضی ہوں۔ حضرت ابن حبید نے کہا، بھائی! میرے ساتھ آئیے۔ دین میں نصیحت و خیر خواہی کو دنیا حرکے مال و منال سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ اسے دکان پر لے آئے اور دو سو درہم واپس کئے اور بھیجے کو ڈانتٹے ہوئے کہا کہ تمہیں شرم نہ آئی۔ سو فیصد منافع لیتے ہوئے تم نے خدا کا خوف نہ کیا، تمہیں مسلمانوں کی خیر خواہی کا مطلق خیال نہ آیا۔ بھیجے نے کہا، پھر اب خدا کی قسم یہ صاحب تو چار سو درہم دے کر بھی راضی رکھتے۔ حضرت یونس نے جواب دیا، مگر تم جو قیمت اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اس کے لئے کیوں نہ کی۔

اس میں شک نہیں کہ یہ کام موجودہ ماحول میں بہت مشکل ہے اور اسے حاصل  
جایا ہو سے تعمیر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اخلاقی بلندیوں تک پہنچنے کا راستہ یہی ہے۔  
میں طرح جو اال کیا جائے گا وہ ممکن ہے تحریر ہو، مگر اس میں بڑی برکت ہو گی،  
حوالہ قلب بھی حاصل ہو گا اور حقیقی معنی میں خدھت خلق اور سماج کی بہبودی کا کام  
بھی انجام پائے گا۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی کامیابی  
حاصل ہو گی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی تاجر و مارکو خبری مُذکَّری ہے۔  
 اتّاجِرُ الصَّدَّقَةِ وَقَ الْأَمْيَنْ مَعْ " سچا اور دیانت دار تاجر انبیاء، صدقہ یقین اور  
 لنبیین والصّدقۃ یقین والشہداء شہدار کے ساتھ ہو گلا ۴۷ (تتمہ ۱۱)

کتنی بہترین اور اعلیٰ تعلیمات ہیں اسلام کی، کیا ان میں موجودہ معاشری مشکلات کا حل موجود نہیں ہے؟ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ان تعلیمات پر خود عمل کریں اور دنیا والوں کو اس سے روشناس کرائیں کہ تمام مسائل کا حقیقی حل اور انسانیت کی بخات سلام ہی کے نظام حیات میں ہے۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰسَلَّمَ کے ارشادات

لہداہن فی الارض یہ حکم من  
لہداہن والوں پر حسم کرو، انسان والاتم پر حسم کرے گا ۶  
لہداہن (ترمذی)  
بُشِّرْدَادْ لَأْتَعْشِرُوا (بخاری)  
بندگان خدا پر حسم کرنے کا تفاہ نہیں ہے کہ جو چیزیں ہنر و ریات، زندگی سے تعلق رکھتی ہیں  
اُن کو فرع اندوزی کا ذریعہ نہ بنایا جائے، بلکہ واجبی منافع پر اکتف کرتے ہوئے لوگوں کی مشکلات  
کرنے کا سامان کیا جائے، ذخیرہ اندوزی سے احتساب کرتے ہوئے منصفانہ قیمتیوں  
پر مال فروخت کرنے کے لئے یا بازار میں برآمد کیا جائے، قیمتیوں کے تعین میں اس بات کا  
پول پورا الحاظ کیا جائے کہ اُن پر معروف "کا اطلاق ہو سکے اور وہ "منبکر" کے حدود سے  
زخمیں ۷

امام غزالی نے "احیاء العلوم" میں نقل کیا ہے کہ حضرت یونس بن عبید پارچات فروخت کیا کرتے تھے۔ اُن کے پاس موجود بیش قیمت پارچات میں سے بعض کی قیمت پاکار سود رہم اور بعض کی دو سود رہم۔ آپ اپنے صحیحے کو دکان پر ٹھاکر خود تماز پڑھنے کے لئے آتشیقت لے گئے۔ اُن کی عدم موجودگی میں ایک بد و آیا اور چار سود رہم والا بلا طلب کیا۔ آپ کے صحیحے نے دو سود رہم والا حلقہ دکھایا جسے بد و نے پسند کیا اور فیصلہ ایسی وہ چند سی قدم گیا تھا اور حلقہ بھی اُس کے ہاتھوں ہی میں تھا کہ سامنے سے لات لاتے ہے۔

امانی

"اس بزم کی اعلیٰ صورتیں اعلیٰ شاہم ہے اس کی بولی:

## تدوہ کے شب و روز

کویاں مَل

## ششمہ انعامی مقابله

طلباء نے دارالعلوم ندوہ العلما کی اجنبی جمیعت رلاحصالح کے تحت 'بزم خطابیت'، کاششماہی  
انعامی ستابر تجارتی بردار مکالمات ہوا۔ یہ مقابلہ روشنستوں پر مشتمل تھا۔  
پہلی نشست درجات سقلي کی، بعد نماز قلبر ساری تھیں نئے دن سے جناب مولانا بریان الدین حسما  
د استاذ دارالعلوم ندوہ العلما کی صدارت میں شروع ہوئی اور تھیک ۵ بجے رن اختتام پذیر ہوئی۔

امتنان جلسہ سے قبل چند منٹ صدر حکمرم نے خطاب فرمایا احمد طور پر بصرہ جلیا۔  
رومنی نشست درجات علیا کی بعد نماز عشا، حیثک ۹ پ'شب، زیر صدارت جناب اسٹر محمد سعید حسنا  
صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسے (استاذدار الحادیم ندوۃ العلام) منعقد ہوئی اور اڑا رجھ شب تک تقریر۔ روں کا سلسلہ جاری کیا  
گیا اسکے بعد صدر حکمرم نے موضوع سے متعلق مختصر گزہیات بصیرت افروز خطاب کیا اور طلباء کی بخشانی  
فرمائی۔  
بزم خطاب کی روں نوں تین ہر اعتبار سے بہت ہی کامیابی اور خوش اسلوبی کے ساتھ پایا گیل  
تک پہچیں۔ اس کے بعد تقسیم انعامات کا سلسلہ شروع ہوا۔  
درجات سفلی

## عوام کی مشکلات کو دور کھوئے

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ خدا و آخرت کو نہیں مانتے اور اُس کے حضور حباب دہی کا رکھتے، وہ بس غرض کے بندے ہوتے ہیں۔ ان کے دل میں انسانیت کا حقیقی درد نہ، اس لئے وہ کسی نہ کسی طرح لوگوں کی مشکلات میں اضافہ ہی کرتے رہتے ہیں۔ برخلاف خدا و آخرت پر لقین رکھنے والے، خدا کے حضور حباب دہی سے ڈرتے رہتے ہیں۔ وہ جانتے رہی کے تمام معاملات کے سلسلہ میں خواہ وہ کاروبار سے متعلق ہوں یا کسی اور شعبہ تندگی کے عالمی کے یہاں باز پرس ہونی ہے اور اچھے عمل کی جزا اور بُرے عمل کی سزا یا نی ہے۔ خدا کی انسانیت کا سچا ہمدرد بنا دیتی ہے، وہ لوگوں کے ساتھ تعلوص سے پیش آتے ہیں اور زندگی کے اختیار کرتے ہیں۔ ان کی ہر تکلیف کا درد اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں اور ان کی مشکلات کے لئے فکر مندر رہتے ہیں۔ یہ نہ کہ اسلام کی تعلیم ہی یہ ہے کہ بندگانِ خدا پر حسم اور لوگوں کے لئے انسانیار سدا اک رحائز۔

تک پہچیں۔ اس کے بعد ہمیں انعامات کا سلسلہ سرداز ہوا۔

درجات سفلی	درجات علیا
(۱) محمد رضاون صدیقی	ادل
(۲) محمد نجم صدیقی	دوم
(۳) عبدالرشید خاروقي	سوم
درجات علیا میں چہارم، پنجم، ششم اور ستم آئینوں کے شرکاء، محمد علی بھوپالی، عبدالغفار براری، ظہیر الاسلام اور محمد کاظم کو بھی رسم کی جانب سے خصوصی انعامات دے گئے۔	
درجات سفلی میں علی ارتسب، چهارم، پنجم، ششم، آنے والے مقررین زاہد علی علیگڑ، ٹھانی جنبدار، سیم بھیجی اور نجم اختر کو بھی خصوصی انعامات دے گئے۔	
محمد علی حسن رانجھوی (محمد نجم خداست)	

# "النادى العربى" كى علمى وادبى سرگرمیاں

”النادى للعرف“ دارالعلوم ندوة العلماء کی ایک اہم بزم ہے جس میں طلباء، ہر جرأت کو اپنی علمی، ادبی اور ثقافتی صلاحیتوں کا منظاہرہ کرتے ہیں، اس میں شک نہیں کہ عربی ادب و صحافت، تقریر و تحریر میں اس بزم نے ایک اہم اور نہایاں روڈ ارکان ہے اور اس بزم نے عربی زبان کے بیشترین خوبی اور اعلیٰ بارے کے انشاؤ پر دامتہ در ادب پیدا کئے جو ندوہ کے لئے سرمایہ افتخار ہیں۔ مجلہ ”ابوٹا اسلامی“ از ”النادى للعرف“ کو نجت نہایاں دل اکابر میں منتشر ہے۔

اور اردو دیجی پرمے جو بہار دو کارہیں صحت ہے۔  
۲۔ اپریل ۱۹۴۵ء کو جایا بال میں اس نام کا انعامی مقابلہ ہوا اور چلپڑ و شتوں پر مشتمل تھا۔ یہی نشست میں درجات مختلف کے طلباء نے شرکت کی جگہ صدارت مولانا سید راجح اعظم اظہمی ندوی نے کی۔  
دوسری نشست میں درجات عالیاء کے طلباء شرکیے تھے۔ اس نشست کی صدارت مولانا محمد راجح مجاہد حنفی زادی (اصل شعبہ درب عربی) نے فرمائی۔ — مقابلہ ایک نئے طرز کا تھا اسکی نوعیت یہ تھی کہ خنادیں پہنچنے سے مستثنی نہیں تھے بلکہ قرعہ اندازی کی صورت میں مسامیں نے برجستہ تقریریں کیں۔ طلباء نے کافی گروہوں سے حصہ لیا اور اپنی صلاحیتوں کا مطالیہ کر کیا۔ طلباء کو انعام کے طور پر خصوصی اعزی ادباء و تحقیریں کی تھیں اُنہیں میں دیکھ لیں۔  
خاتمی مقابلہ کے نتائج حسب فریلی ہیں:

درجات مفلی - محمد بنوان (اول) - شمس احمد (دوم) - نسیم صدیقی (جاںزہ لقدریت)  
 درجات عدیا - سید حسن (اول) ملیحہ جباری (دوم) محمد جمال در جنگوی (سوم) ابو الحسن عونگیر (چوتا)  
 درجات علیم - احمد اولی (رعایت و تقدیر) - آفس مصطفیٰ نعصر قرق رکھ لشکر کردہ (ابو الحسن عدنگانی)

پر خشک، پیلے، ملکوت، سنتھ، مختبر حسی نے، سہنماں پر شنگ پر شنگ برسے  
طبع کر کر دفترِ حجۃ برجات "خرو و مکہنٹو سے شالم کیا۔ اذمتو، اس عاق جلتی رہے

اور سو شتر ہم!

اگر اندیا کے خلاف کریشن اور مسافع بازی کے  
جو اسلام نکالے گئے ان کی کس نے تردید تو پھر  
کی، اپنے دلکشی میر پارلیسٹ مسلمانت نہما  
نے کار پوریشن میں کریشن اور مسافع بازی کے  
دحود کو مسلیم کرنے کے بعد مزدود کا کامب  
پھر اس وجہ سے ہور بابے کے کار پوریشن کے قریب  
پر پائیں۔ تاجر وں کا اترے۔ مسٹر میر روہ  
یہ کہنا چاہتے ہے کہ کریشن اور فتح اندر دز بھی  
کار و بار کی مخصوص رائیاں ہیں اور اگر پائیں  
تاجر وں کو ختم کر کے ہندوستانی اعتمادی  
نظام کو مکمل طور پر سوتھتے بنادیا جائے تو  
کریشن اور مسافع بازی کا از خود خالق ہو جائیگا  
اس لیلی سے مسلمانہا کے سو شلت  
خیز کی تکمیل تو پھر ہو گئی ہو گئی لیکن داقعات  
و معاشر کی کوئی تحریر دلیل پوری ہمیں اتنا  
کہ کچھ بھی اور مسافع بازی صرف ٹھیک کار و بار  
کی تحریک رائیاں ہیں پوچھ تو دنیا کے سب سے  
تھے خوبصورت تھیں لیکن سوچنے میں ان کا

و جو دن ز پڑتا۔ اس بات کا احتساب کریں یا اس  
دین، اور جو دس سی نخواہ اس ملک کے گزرے ہے  
افروز نہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر ھر چیز  
جو نہ سال کو فصل کے تھا ہے اور اقتصادیات  
کے شعبے کے نائب افسرا علیٰ مسٹر ایم مارکن نے  
سرکاری گرد سے "گردوڈ" کی ۳۲، رجسٹر ۶۹۴۳  
کی اشاعت میں، جو مفہوم کھاہے اس میں لمحے  
بجود یا صراف کی ہے کہ برا بیان و بیان موجو  
تی اور بکار دست بیانے پر موجود ہیں۔

ز میں لکھنؤ بیسیلہ فارسی

<p>لشنا نات</p> <p>حتمیں بہ استاعت کے مراحل ہیں۔</p> <p>استوک سائزٹر — پانچھارو پنیز</p> <p>اصل شاہزادیت سے قائمی</p> <p>تعاویں مطابق ہے۔</p> <p>یہاں پڑھیں انداز، اور مہماں</p> <p>لشنا نات (لخاڑی) ۱۹۰۱ء میں جا رائی</p> <p>لکھنا۔ ۱۹۰۲ء (بولي)</p>	<p>جس کی محنت کے بعد کوئی تقدیر نہیں</p> <p>پیدا ہے۔ اس فتح حاصل کر لیا ہے۔ کوئی خستہ بوس</p> <p>لہو ہے۔ اس کے اندھی تھیں نیروں میں اسے</p> <p>خوب سمجھا سے کہا جائے۔ اس فتح حاصل</p> <p>ہے۔ جو یہ کہ تکفیری کے دارکوب کی وجہ نے</p> <p>پیرواد کی ایتوں کو فتح کر دیا چکا کر پڑھ کر</p> <p>کوئی خوب نہیں۔ وہ تباہ شدہ ہال کی فتحت</p> <p>کے لئے ایکی ایشوری تحریک کرائے ہیں کہا تے</p>
---	--